عبرت..... محاسبہ نفس

حافظ محمد اسحاق سلفی (متعلم جامعہ سلفیہ)

''اور بہت سی بستیاں تھیں کہ ہم نے ان کو تباہ کر ڈالا کہ وہ نافرمان تھیں۔'' (الحج:۴۵)

صرف اس مقام پر ہی نہیں بلکہ قرآن مجید میں جگہ جگہ انسان کو سمجھانے کی کوشش کی گئی ہے کہ انسان کسی نہ کسی طریقے سے عبرت حاصل کرتے ہوئے مستقبل کو سنوارے۔

اللہ رب العزت کا قانون ہے کہ وہ کسی قوم کو ہلاک نہیں کرتا۔ اس حال میں کہ وہ قوم اصلاح چاہتی ہو۔ یعنی جب انسان حدود اللہ کو عبور کرتا ہے' اللہ کے عذاب کو دعوت دیتا ہے۔ تو اللہ رب العزت اپنی جباری صفت سے ان کی گرفت کرتے ہیں' تا کہ ان سے دوسرے لوگ عبرت حاصل کریں۔

1935ء میں کوئٹہ غرق ہوا' اس سے پہلے ہڑپہ پر اللہ کا عتاب نازل ہوا' ہم اس کو بھی بھول گئے۔ ہمیں چاہئے تو یہ تھا کہ ہم اس سے درس عبرت لیتے اور اپنے مستقبل کو بہتر بنانے کی کوشش کرتے۔ لیکن

اجڑا سا وہ نگر کہ ہڑپہ ہے جس کا نام
اس قریہ شکستہ و شہر خراب سے
عبرت کی ایک چھٹانک برآمد نہ ہو سکی
کلچہ نکل پڑا ہے منوں کے حساب سے

حالیہ زلزلہ ہلکی سی بوکھلاہٹ تھی کہ جس کو دیکھ کر لوگ اپنے ناز وفخر والے محلات سے نکل کر بازاروں کی رونق بن گئے اور وہ نوجوان عورتیں جو اس سے کچھ دیر قبل ایسے لباس میں ملبوس تھیں کہ جس کو پہنتے ہوئے بھی وہ ننگی (برہنہ) نظر آرہی تھیں' وہ موٹے کپڑے پہن کر ہاتھوں میں تسبیحاں پکڑی ہوئی نظر آئیں اور وہ نوجوان مرد جو جوانی اور مال و دولت پر فخر کرتے ہوئے بازاروں میں دندناتے پھرتے تھے۔ وہ مسجدوں کی رونق بنتے ہوئے نظر آئے۔ لیکن یہ سب کچھ صرف کچھ لمحات کے لئے تھا' جب حالات نے پلٹا کھایا' زلزلہ رکا' پھر وہی حالات...... مساجد خالی نظر آنے لگیں' عورتیں بازاروں کی رونق بنتی نظر آنے لگیں اور فحاشی وعریانی کے اڈے اسی طرح قائم ہوگئے اور سینماؤں میں ''میرا پہلا روزہ''، فلم کا نام رکھ کر رکن اسلام کے خلاف خوب اپنے دل کی بھڑاس نکال گئی اور زلزلہ کے نام پر چندہ اکٹھا کر کے خوب کاروبار کو طول دیا گیا اور ان سے بڑھ کر کچھ وہ بھی تھے جنہوں نے کہا کہ ''ہم کسی سے کم ہیں' امدادی مال کو راستوں میں لوٹنا شروع کر دیا۔

یہ زلزلہ تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مسلمانوں کیلئے درس عبرت تھا' تاکہ اس زلزلہ کو سامنے رکھ کر اس زلزلہ کی تیاری کریں' جس کے بارے میں زمین وآسمان کے مالک نے ارشاد فرمایا ہے:

﴿اذا زلزلت الارض زلزالها ○ واخرجت الارض اثقالها ○ وقال الانسان مالها ○ يومئذ تحدث اخبارها ○ بان ربك اوحى لها ○﴾ (الزلزال)

''جب زمین پوری شدت کے ساتھ ہلا دی جائے گی اور زمین اپنے اندر کے سارے بوجھ نکال کر باہر ڈال دے گی اور انسان کہے گا کہ یہ اس کو کیا ہو رہا ہے؟ اس روز وہ اپنے حالات بیان کرے گی کیونکہ تیرے رب نے اسے حکم دیا ہوگا۔''

جن لوگوں نے ۸ اکتوبر ۲۰۰۵ء کی صبح ۸ بج کر ۵۳ منٹ پر کھلی آنکھوں اور دھڑکتے دلوں کے ساتھ لوہے سے سخت پہاڑوں کو ہلتے اور بڑے بڑے پلازوں کو لرزتے دیکھا اور محسوس کیا ہے' وہ یقیناً جانتے ہیں کہ قیامت اس لمحے سے محض ایک دو مزید جھٹکوں کے فاصلے پر تھی' بلکہ اگر مظفر آباد' ہزارہ' مانسہرہ اور بالاکوٹ کے علاقوں پر نظر ڈالی جائے تو کہہ سکتے ہیں کہ قیامت سچ مچ ان پر چڑھ دوڑی ہے۔

اگر ہم تھوڑا بہت سوچنے اور غور کرنے والی قوم ہوتے تو اس سے قبل بھی کبھی ٹرین حادثوں اور سونامی طوفان کی صورت میں ہمیں اشارے دیئے جا چکے ہیں۔ لیکن ہم ایسی ڈھیٹ اور بے حس قوم ہیں کہ ہم نے ان قدرتی آفات ومصائب سے ذرا عبرت نہیں پکڑی۔ عوام ہیں تو وہ ملبے میں دبے انسانوں کا سامان چوری کرتے ہوئے نظر آ رہے ہیں اور حکمران ہیں تو انہیں ذاتی ایجنڈے کی تکمیل سے ہی فرصت نہیں ملی۔

یہ عظیم سانحہ ہماری ہی کج رویوں کا نتیجہ ہے کہ ہم اپنی زندگی کو خدا سے باغی بن کر گزار رہے ہیں۔ اسلام کے نام پر بننے والے ملک میں اسلامی شعائر کی بے دھڑک توہین کی جا رہی تھی۔ قربانی جیسے اہم فریضے سے سبکدوشی کی جا رہی تھی۔ عورتوں کے نیکریں پہننے پر اعتراض کرنے والوں کو نگاہیں گرانے کا حکم دیا جا رہا تھا' کلام ربانی کی بے حرمتی کرنے والوں کو اتحادی کہا جا رہا تھا' اسلام کے ماننے والوں پر دہشت گردی کا لیبل لگا کر اسلام کی اشاعت کو ختم کرنے کے مشورے کیے جا رہے تھے۔ صدر مملکت جشن آزادی کے موقع پر عوامی اسٹیج پر رقص کرتا ہوا نظر آ رہا تھا۔ عیش میں یاد خدا اور طیش میں خوف خدا ہی نہیں تھا۔ رشوت' خیانت' حق تلفی' قتل وغارت اور ظلم وعداوت کے ہم عادی ہو چکے ہیں۔ یہاں جس حصے میں رہتے ہیں' کچھ دن تو اس تقسیم پر آنسو بہائے گئے اور پھر سب کچھ بھول کر لوٹ کھسوٹ میں مگن ہو گئے۔ لٹیرے سیاست دان بن کر فوجی حکمرانوں کے زیر سایہ عیش وعشرت کرتے رہے۔ دولت کے انبار لگاتے رہے اور

غریب غریب تر ہوتا گیا۔ قانون اس کیلئے رہ گیا جو اسے خرید نہ سکتا ہو۔ امیر کیلئے علیحدہ تعلیمی نظام اور غریب کیلئے ٹاٹ کے سکولوں والا دوسرا نظام' ذخیرہ اندوزوں کی حوصلہ افزائی قبضہ گروپوں کی پشت پناہی قرآنی اور دینی تعلیم پر قدغن کی سوچ' قوم اور بینکوں کا سرمایہ لوٹنے والوں کو وزارتیں' حقدار کو اس کے حق سے محروم کرنا' اپنے مفاد کو ملکی مفاد میں ترجیح دینا' بہو بیٹیوں کی بے حرمتی کرنا' اسلامی کلچر کی دھجیاں بکھیرنا' اگر طبع نازک پر گراں نہ گزرے تو میں یہ کہہ دوں کہ عورتوں کا مردوں کے شانہ بشانہ چلنے پر فخر سمجھنا اور بے غیرت بھائی' بے غیرت شوہر کا اپنی بہن اور بیوی کو بغیر پردے کے لوگوں کی آنکھوں کا تارا بنانا۔ ایسے حالات کو دیکھ کر یہ خیال ہوتا تھا کہ کہیں آسمان نہ ٹوٹ پڑے' آسمان تو نہ ٹوٹا البتہ زمین کا سینہ روشن خیالیوں اور سیاست کو برداشت نہ کر سکا اور وہ شق ہوگئی۔

آپ بھی ذرا ذہن کو دوڑائیں' جس ملک میں اتنے مجرم بستے ہوں' جو اللہ کا نام تو لیتے ہوں' لیکن اللہ تعالیٰ کی بتائی ہوئی نصیحتوں پر عمل نہ کرتے ہوں۔ اپنے ہی بھائیوں کو دھوکہ دیتے ہوں' والدین کو ٹھکراتے ہوں' عیش و عشرت اور رقص و موسیقی کے دلدادہ ہوں' بڑے گھر اور بڑی گاڑیوں کے حصول کیلئے اپنی عزت نفس کا سودا کرنے پر تیار ہوں۔ دوسروں کی زمینوں پر ناجائز قبضہ کرتے ہوں تو وہاں زمین ناراض نہ ہو تو کیا ہو؟

آج سے کئی صدیاں قبل جب لوگوں نے اللہ کے احکامات اور اپنے انبیاء کی باتوں کو پس پشت ڈال دیا اور اپنے بڑوں کی تقلید کرتے ہوئے انبیاء کو جھٹلایا تو اللہ تعالیٰ نے ان پر ایسا عتاب نازل کیا کہ وہ قوم صفحہ ہستی سے مٹ گئی۔ حضرت صالح علیہ السلام کی قوم کی طرف نظر دوڑائیں کہ حضرت صالح علیہ السلام نے ان کو کتنا سمجھایا کہ اے میری قوم اللہ تعالیٰ نے تمہیں بڑی طاقت سے نوازا ہے۔ جس کے ذریعے تم اپنے ہاتھوں کے ساتھ پہاڑوں کو کرید کرید کر اپنے گھروں کو بنا لیتے ہو' تم اپنے رب کو کبھی نہ بھولنا۔ اللہ کا شکر ادا کرتے رہنا۔ لیکن قوم نے اللہ کے نبی کو تسلیم نہ کیا۔ قوم نے نبوت کی صداقت کیلئے نشانی مانگی کہ اے صالح کوئی نشانی ظاہر ہونی چاہیئے' کہ جس سے علم ہو کہ تو سچا نبی ہے۔ جب نشانی ظاہر ہوئی تو انہوں نے پھر بھی نافرمانی کی تو اللہ تعالیٰ نے حق اور نشانی آ جانے کے بعد ان کی نافرمانی پر ایسا زلزلہ بھیجا کہ وہ صبح کو اوندھے پڑے ہوئے نظر آئے۔

﴿فاخذتهم الرجفة فاصبحوا في دارهم جثمين﴾ (اعراف:۷۸)

ان واقعات کو اللہ تعالیٰ نے اس لئے بیان فرمایا ہے کہ **﴿فاعتبروا یاولی الابصار﴾** اہل عقل و دانش ان واقعات سے عبرت اخذ کرتے ہوئے اللہ اور رسول اللہ ﷺ کے احکامات کی نافرمانی سے اجتناب کر کے مستقبل کی زندگی کو گزارنے کی کوشش کریں۔ سیئات' معصیتوں کو چھوڑ کر عبادات کر کے اللہ کے حضور گڑگڑا کر رب تعالیٰ کی ناراضگی کو کم کرنے کی کوشش کریں۔ اللہ کی طرف سے دی گئی مہلت کو غنیمت جانتے ہوئے نیک اعمال کریں۔ ورنہ وہ دن ہم پر بھی آ سکتا ہے جو مظفر آباد' بالاکوٹ وغیرہ کے باسیوں کو دن دیکھنا پڑا۔ وہاں کتنے ہی علاقوں سے زندگی کا نام و نشان مٹ کر رہ گیا ہے۔ کتنے ہی شہر صفحہ ہستی سے مٹ گئے ہیں۔ زمین بوس بلڈنگیں اور عمارتیں زبان حال سے پکار پکار کر کہہ رہی ہیں کہ کبھی یہاں بھی زندگی ہنستی کھیلتی تھی۔ کبھی یہاں بھی زندگی کے قافلے رواں دواں تھے' لیکن یہ سب کچھ لمحوں میں ہی قصہ پارینہ بن گیا ہے۔

یہ سب ان آنے والے اوقات کی جھلک ہے' جس کی تیاری کیلئے مسلمانوں کو زندگی کے ہر موڑ پر سبق دیا جاتا ہے کہ بس اس دن کیلئے سامان پیدا کرو' جس دن سب کچھ ختم ہو جائے گا۔ سورج لپیٹ لیا جائے گا' ستارے بے نور ہو جائیں گے اور پہاڑ ختم ہو کر فضا میں روئی کے گالوں کی طرح اڑ رہے ہوں گے۔ یہ وہی دن ہوگا جب سمندر پھٹ جائیں گے اور زمین وہ سب کچھ اگل دے گی جو اس کے دامن میں ہے اور ہر انسان مارا مارا پھرے گا' یہ وہی دن ہوگا جب ماں اپنے لخت جگر کو بھول جائے گی۔

محترم قارئین! وہ کتنا بدنصیب انسان ہے کہ جو اتنی ہولناکیوں کو سن کر بھی ان سے عبرت نہ پکڑتے ہوئے اپنی زندگی کو قرآن وسنت کے مطابق نہ گزارتے ہوئے حلال کی روزی کی بجائے حرام کی روزہ کمائے۔ سچ کی بجائے جھوٹ بولے' تجارت کی بجائے سودی کاروبار کو فروغ دے' اللہ کے راستے میں خرچ کرنے کی بجائے فحاشی و عریانی کے کاموں میں اپنے مال کو خرچ کرے' نماز کیلئے وقت دینے کی بجائے بیہودی محفلوں میں وقت کو صرف کرے۔ قرآن مجید کو پڑھنے کی بجائے بیہودہ ڈائجسٹ کو پڑھے۔

محترم قائین! آیئے بدنصیبی کو اپنا مقدر نہ بنایئے بلکہ اپنے آپ کی اصلاح کی کوشش کیجئے' کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ان الله لا يغير ما بقوم حتى يغيروا ما بانفسهم﴾ (الرعد:۱۱)

''بے شک اللہ تعالیٰ کسی قوم کو اس وقت تک نہیں بدلتا جب تک کہ وہ خود اپنے آپ کو نہ بدلیں۔''

اس لئے کہیں یہ نہ ہو کہ کسی دن ہمارے معصوم بچے صبح کو سکول جاتے وقت گھر سے تیل وغیرہ لگا کر جائیں' لیکن وہ واپسی پر خون میں لت پت ہو کر آئیں یا پھر ان کے چہرے دیکھنا نصیب نہ ہوں اور وہ ہمارے مساکن جن پر ہم کو ناز و فخر ہے' ان کی چھتیں فرشوں پر پڑی نظر آئیں۔

اس بات کو بالکل ذہن سے نکال دیجئے کہ سرحدی علاقہ جات میں زلزلہ اس وجہ سے آیا ہے کہ وہاں کے باشندے بہت نافرمان تھے اور ہم تو بہت نیک اور پارسا لوگ ہیں۔ ہم پر تو عذاب نہیں آئے گا۔ یہ بات بالکل غلط ہے اسی لئے کہ وہاں کے باسی بڑے نیک بھی تھے اور نافرمان لوگ بھی وہاں رہائش پذیر تھے اور یہ تقریباً دنیا کے ہر خطہ میں ایسے ہی ہے۔ جو نیک لوگ تھے ان کیلئے تو یہ اللہ کی

طرف سے آزمائش تھی' جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ام حسبتم ان تدخلوا الجنة ولما یاتکم مثل الذین خلوا من قبلکم مستهم الباساء والضراء وزلزلوا حتی یقول الرسول والذین آمنوا معه متی نصر الله الا ان نصر الله قریب ﴾ (البقرہ:۲۱۴)

''کیا تم نے گمان کر رکھا ہے کہ تم یونہی جنت میں داخل ہو جاؤ گے' حالانکہ تم پر وہ حالات نہیں آئے جوان لوگوں پر آئے تھے جو تم سے پہلے ہو گزرے ہیں۔ ان کو سختیاں اور مصیبتیں پہنچیں اور وہ ہلا دیئے (زلزلہ) گئے حتیٰ کہ رسول اور اس کے ساتھ ایمان لانے والے پکار اٹھتے ہیں کہ اللہ کی مدد کب آئے گی (تو انہیں کہا گیا) سنو! اللہ کی مدد قریب ہے۔''

اور دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا

﴿ولنبلونکم بشیء من الخوف والجوع ونقص من الاموال والانفس والثمرات وبشر الصابرین﴾ (البقرہ:۱۵۵)

''اور ہم تمہیں ضرور آزمائیں گے کس قدر خوف اور بھوک سے مالوں اور جانوں اور پھلوں کی کمی سے اور خوشخبری دے دو صبر کرنے والوں کو۔''

اور جو لوگ نافرمان' موسیقی کے دلدادہ' مال ہونے کے باوجود قربانی جیسے اہم فریضے سے سبکدوشی کرنے والے' معاصی کو اوڑھنا بچھونا بنانے والے تھے۔ ان کیلئے اللہ کی طرف سے یہ عذاب تھا' جیسا کہ حدیث میں آتا ہے:

''نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جب میری امت پندرہ کام کرنے لگے تو اس پر بلائیں اور مصائب اتریں گے۔ صحابہ کرام ؓ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ وہ کون کون سے کام ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا جب مال غنیمت کو ذاتی دولت سمجھ لیا جائے گا اور امانت کو غنیمت سمجھ لیا جائے گا اور آدمی بیوی کا کہنا مانے گا اور اپنی ماں کو ناراض کرے گا' اپنے دوست سے احسان کرے گا اور اپنے بھائی پر ظلم کرے گا اور مسجدوں میں آواز بلند ہوگی اور قوم کے سردار ذلیل قسم کے لوگ بن جائیں گے اور اس وقت آدمی کی تکریم اور تعظیم صرف اس کے شر سے بچنے کیلئے کی جائے گی اور شرابیں پی جائیں گی' ریشمی لباس پہنا جائے گا اور گانے بجانے کے آلات اور گانے والی لونڈیاں رکھی جائیں گی۔ اس امت کے بعد والے پہلوؤں پر لعنت کریں گے' تو پھر اس وقت سرخ ہوا' زمین میں دھنس جانے' شکلوں کے بدل جانے کا انتظار کرو۔ (ترمذی)

اخبارات میں آیا ہے کہ ماہرین نے بتایا ہے کہ موجودہ زلزلہ تین کلومیٹرز زمین کے نیچے تھا' جس کی وجہ سے اس کی لہریں دور تک دیرپا ثابت نہیں ہوئیں یعنی صرف ان علاقوں میں ہی وہ نقصان وہ ثابت ہوا۔ یہ زلزلہ ۳ کلومیٹر زمین کے نیچے ہونے کی وجہ سے اتنا جانی نقصان کا پیش خیمہ ثابت ہوا۔ اخبارات نے بتایا کہ مظفر آباد کے علاقہ میں دو پہاڑوں کے درمیان پانچ دیہات تھے۔ زلزلہ کی وجہ سے دونوں پہاڑ آپس میں ملے۔ جس کی وجہ سے وہ پانچوں دیہات پہاڑوں کے درمیان آ کر بالکل صفحہ ہستی سے ختم ہو گئے اور کچھ دیہات وہ بھی تھے جن کا علم نہیں ہوا کہ وہ کہاں گئے۔

قارئین عظام! یہ عظیم سانحہ قوم کو درس سکھلاتا ہے کہ لوگو اللہ سے ڈر جاؤ

﴿ان بطش ربک لشدید﴾

''بے شک تیرے رب کی پکڑ بہت سخت ہے۔''

ان واقعات سے عبرت لیتے ہوئے مستقبل کی زندگی کو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے فرامین کے مطابق گزارنے کی کوشش کریں۔

نہ سمجھو گے تو مٹ جاؤ گے اے اہل اسلام
تمہاری داستاں تک بھی نہ ہوگی داستانوں میں

اللہ تعالیٰ ہمیں ان واقعات سے عبرت حاصل کرنے کی توفیق عطاء فرمائے۔ آمین۔

ڈاکٹر قمر احسان کمالپوری کو صدمہ

جماعت کے ابھرتے ہوئے مضمون نگار اور متعدد کتب کے مصنف ڈاکٹر قمر احسان آف کمالپور تحصیل شاہ کوٹ ضلع ننکانہ کے والد گرامی حکیم فقیر محمد صاحب ۴ نومبر ۲۰۰۵ء عیدالفطر کے روز نماز جمعہ سے قبل اچانک ہارٹ اٹیک کی وجہ سے وفات پا گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم انتہائی ملنسار' خوش اخلاق اور ایک کامیاب حکیم تھے۔ اپنی شرافت انسانی ہمدردی اور طب کی وجہ سے علاقہ بھر میں انہیں عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔ مرحوم کو اسی روز بعد نماز مغرب ان کے گاؤں کمالپور میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ ادارہ ترجمان الحدیث ڈاکٹر قمر احسان صاحب کے اس غم میں برابر کا شریک ہے اور دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی بشری لغزشوں سے درگزر کرتے ہوئے انہیں جنۃ الفردوس میں بلند مقام عطاء فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین۔ ﴿اللهم اغفر له وارحمه وادخله الجنة﴾

مولانا حکیم محمد یحیٰی عزیز ڈاہروی کو صدمہ

جماعت کے معروف خطیب اور مخلص کارکن مولانا حکیم محمد یحیٰی عزیز ڈاہروی ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہل حدیث کوٹ رادھا کشن ضلع قصور کی ہمشیرہ طویل علالت کے بعد ۱۵ سال کی عمر میں مورخہ ۱۷ ستمبر ۲۰۰۵ء بروز ہفتہ وفات پا گئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ قارئین سے گزارش ہے کہ مرحومہ کی مغفرت اور بلندی درجات کیلئے دعا فرمائیں۔

ادارہ ترجمان الحدیث حکیم مولانا محمد یحیٰی عزیز ڈاہروی کے غم میں برابر کا شریک ہے اور دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے۔